

حریث نمبر ۹ :

جس چیز سے میں نہیں لوگ دو اس سے اجتناب کرو اور جس چیز کا حکم دو اس کو اپنی طاقت کے مطابق پوری کرو۔ پہلی قوس میں دو چیز سے برباد ہوئی :
 • کثرت سے سوالات کرنا
 • بیہوشیوں سے بغاوت / اختلاف

بہن کی اطاعت :

مسلمانوں پر فرض ہے کہ تمام لوگ، آٹھ کی اطاعت فرما کر رہیں۔ جو شخص اس پر عمل کرے گا وہی دنیا و آخرت میں کامیاب ہو گا۔
 ”جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جاۓ گا اور جس نے اسیان کیا وہ جہنم میں جاۓ گا۔“

آٹھ سے آگے قدم نہ بڑھاؤ۔ جو کام آپ نے نہیں کیا وہ دین نہیں ہے۔

کثرت سے سوالات :

جس قسم کے سوالات سے اسلام نے منع کیا :
 (حضرت عیسیٰ = بہن بنایا کھانا والا واقعہ)
 دوسروں کو فریاد کرنے کے لئے

رسولؐ کی ملکی زندگی :

① نبیؐ سے پہلے مکہ کی سیاسی زندگی :

ہر طرف ظلم تھا۔ ظلم کے خلاف کوئی آواز نہیں اٹھاتا۔ نسل اور قبیلہ کی بنیاد پر ایک دوسرے کو دوست اور دشمن سمجھا جاتا تھا۔

② دینی حالت اور مذہبی حالت :

عرب میں درین الریسمی ختم ہو چکا تھا۔ ہر طرف شرک پھیل چکا تھا۔ خان کعبہ میں بھی بت رکھ دیا گیا تھا۔ عرب میں ہر طرف بت آجکے تھے۔

”ہم ان کی عبادت اس لئے کرتے ہیں تاکہ یہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں“

مورتہ یونس : یہ عمارت جماعتی ہیں۔ (ریسمی)

ہر شگونی لیتے تھے۔ فعال نکالنا۔ یہ اپنے آپ کو VIP سمجھتے تھے خاص طور پر قریش والے۔

عیسائی بت اور یہودیت کے حالات بھی ایسے ہی تھے۔ انہوں نے اپنے جیسے کو اپنا رب مان لیا تھا۔
(پادری وغیرہ)

③ معاشی حالت :

معاشی عام تھی، مرد اور عورت کے ساتھ رہنے کے چار صورتیں تھیں۔ بہت ہی عورتوں سے نکاح کر سکتے تھے۔ بیٹا اپنی ماں سے شادی کر سکتا تھا۔ لوگ پانی کی طرح شراب پیتے تھے۔

④ معاشی حالت :

سود عام تھا، جو ابھی عام تھا۔ معاشی حالت بہتر نہیں تھی۔

⑤ اخلاقی حالت :

بغاوت اور ایمان نوازی کو اچھا سمجھا جاتا تھا اور ایمان کے آنے پر اچھے بد اس کا سلوک کرتے۔ اس کے نیچے نیک ستوج نہیں تھی بلکہ خود کو دوسروں پر برتر سمجھتے تھے۔ شراب نوشی پر بھی غمزہ کیا جاتا۔ یہ لوگ وعدے سے بے رحم تھے۔ وعدہ یوزا کرنا دینا ایمان تھا ان کا اور وعدے کی خلاف ورزی کرنا دینا کی خلاف ورزی تھی ان میں غیرت اور طاقت جیسے زیادہ تھی۔

خاندان نبوت :

حاشمی خاندان

• والد کا نام : عبد اللہ

زندگی کے پہلے میں کیوں کہ ان کے والد نے

بھی صفت (نظر) مہانگی تھی۔ لوگوں نے ان کو زبا کرنے

سے منع کیا اور مشورے سے ان کی بچائے

100 اونٹوں کو قربان کیا گیا۔

نبوت سے پہلے آپ کی زندگی کا فاکا؟

چہرہ اسود کا مشہور ہے خانہ کعبہ میں جو داخل ہوا وہی فیصلہ

کرنے لگا ہے۔ صادق اور امین ہیں (آپ) ہے لوگ راضی ہو گئے

تمام قبائل کے سرداروں نے چادر کے ٹوٹے پکڑے

غارِ حرا میں خلوت نشینی : 3 سال آپ مسلسل غارِ حرا میں جاتے تھے۔ غارِ حرا چلے جاتے۔ وہاں اللہ کی عبادت کرتے۔ یہ خلوت نشینی آپ نے دوسرے لوگوں سے تنگ آ کر کی۔ حضرت جبرائیل پھر آپ پر پہلی وحی لائے (سارہ واقع لکھنا ہے)۔ وحی کا پہلا لفظ اقراء اس کے چند عرصے کے لیے وحی کا سلسلہ بند ہو گیا۔

① انفرادی دعوت : اپنے قریبی لوگوں کو دی۔ 3 سال کا دور تھا دوست، ازوجات

② دعوت عام : مکہ کے تقریباً 35 لوگوں کو بلایا۔ چچا بوریہ کہ بہ سب لوگ تمہارے پر توڑ پڑے گئے۔

③ مکہ سے باہر اسلام کی دعوت : (10-13 نبوت)

آپ نے فرمایا: ”پر تعریف اللہ کی گواہی پر ہے۔ اس کا شریک نہیں ہو سکتا ہے۔ ایک رہنما اپنے گھروالوں سے چھوٹ نہیں بولتا۔ جھے اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ جو جھے تم لوگ کو گناہوں کا حساب لیا جائے گا۔ چنانچہ پھر تم کو جنت ملے یا جہنم“

ابو طالب نے کہا کہ میں تمہاری مدد کروں گا۔ لیکن ابو مطلب کا دین نہیں چھوڑوں گا۔ لوگوں نے ابو طالب کو کہا کہ اس (محمدؐ) کے ساتھ چلو اس سے تیل کے دو برے اس کو پیش رہے۔ ابو طالب بولے کہ خدا کی قسم جب تک جان ہے اس (محمدؐ) کے ساتھ تعاون کروں گا۔

آپ نے لوگوں کو کہا کہ میں تمہیں سخت عذاب سے بچانے آیا ہوں۔

اے جماعت قریش! اے بیٹا فاطمہ! تم سب اپنے آپ کو اللہ کے عذاب سے بچاؤ۔ میں اس میں

مشرکین مکہ کا ردِ عمل

مشرکین نے آپ کو دعوتِ اسلام پر

کہا کہ :

• آپ نے ان کے شرک کے پردے کو پھلایا اور بتوں کو ختم کیا۔ جس کی وجہ سے اعرابِ عرب میں بڑا مسئلہ ہو گیا۔ کیونکہ وہ آپ کی توحید کی آواز کو ماننا نہیں چاہتے تھے۔ اس کی وجہ سے ان کو اللہ کا قانون ماننا پڑے گا جو وہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔

• حج کا موسم شروع ہو رہا تھا۔ لوگوں کو ڈر تھا کہ یہ محمدؐ ان تمام لوگوں کو اسلام کی دعوت دے گا۔ سردار نے سوچا کہ محمدؐ کے بارے میں ایک بات بیسویج ہو۔ تاکہ لوگوں کو بتا سکے۔ مکہ والوں نے آپؐ کو بار بار میں مختلف نام رکھے مگر سردار نے مانا۔ جو سردار بولا کہ یہ (نعموز باللہ) جادوگر ہے۔

① مجلسِ شوریہ کا اہتمام کیا۔ ولید بن مغیرہ (سردار) لوگوں سے پوچھا کہ تم لوگ محمدؐ کے بارے میں کیا کہو گے۔ انہیں نے شاعر جادوگر، دیوانہ وغیرہ بتانا چاہا۔ اور آخر کار انہوں نے جادوگر کا لقب

چھوڑا پروپیگنڈا :

آپؐ جب بار نکلتے تو آپؐ پر بشتے اور ہودہ قسم کے پستان لگاتے۔

اور وہ آپؐ

اور بھی آپؐ کو جلاوگر اور جھوٹا کہتے تھے۔ آپؐ کو دیکھ کر چلتے تو اکڑ جاتے اور آنکھیں دیکھاتے۔ اور مکرور صحابہ کرامؓ کو دیکھ کر ان پر ترس آسکتا

③ آپ کی تعلیمات:

یہ تو پہلے لوگوں کے افسانے ہیں اور انھیں صبح و شام
آکر ان کو بتاتا رہے اور انھیں نے جھوٹ کر لیا یہ اور کچھ لوگ ان کا
ساقودے رہے ہیں اور کچھ انسان ہی ان تعلیمات کو ان تک پہنچاتے ہیں۔

④ قرآن کے مقابلے میں غانون رطیف:

گانا بخانا کا آغاز کیا۔ سردار نے اجلاس بلا لیا اور
کہا کہ جس طرح تم اس (محمدؐ) کی تعلیمات کو روک رہے ہو وہ اس
طرح نہیں رو کر گا میرے پاس اس کے پاس اس سے اچھا طریقہ ہے۔
اس نے دوسرے قصوں سے جو گانے والی لوزڑیاں اور افسانے خریدے
تاکہ لوگوں کو گمراہ کرتا۔ جہاں آپ تسلیم دے رہے ہوتے یہ بھی
وہاں اپنے فضول کام شروع کر دیتا۔ یہی وہ طریقہ تھا

⑤ سمجھوتا کرنے کی کوشش:

سودا بازی کو کوشش کی۔ کچھ لو اور کچھ دو

کا طریقہ
۹ یہ لوگ جانتے ہیں کہ کچھ طرف سے آپ تھک جاتے اور کچھ
طرف سے ہم تھک جاتے۔

اس بنا پر انھیں نے آپ کو کہا کہ ایک سال ہم آپ
جسے تم پوچھتے ہو ہم اس کو دو چھ لے گئے اور جسے ہم پوچھتے ہیں ہم
اس کو پوچھ لے۔

اللہ کے حکم کے مطابق آپ نے ان کو بھروسہ
کا بیضام دیا۔ کفار کے سودے سے انکار کیا اور کہا کہ ایسا نہیں
ہو سکتا۔ میں جس کی عبادت کرتا ہوں اور عبادت تک ہی کرتا ہوں
کا۔

(6) ظلم و ستم اور تشدد :

25 سردار - جس کا سردار ابولہب تھا اور اس

پر فیصلہ ہوا کہ آپ اور ان پر اتمان لانے والوں پر ظلم و ستم کی کوشش قصور نہ چھوڑی جائے۔

ابولہب اور اس کی بیوی ابوجہیل آپ کے راستے پر کانٹے بچانے اور بیت تنگ کرتے۔

عقبہ بن ابی معیط نے اونٹ کی اوجھری آپ پر ڈال دی جب

آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت فاطمہؓ نے اس کو پٹایا اور آپ نے بدعا دہی کہ اھیں جکڑے۔ (ابوجہیل، ولید وغیرہ)

اخضر بن شریک آیت 10-13: سورتہ 88

اے میرے! آپ کسی ایسے شخص کی بات نہ مانے جو بیت

ذلیل و رسوا ہے، جو عقل خود سے خیر کی بات سے روکتا ہے، جو اصل بد نسل ہے۔

ابوجہیل: اس نے آپ کو روکنے کی کوشش کی تو آپ نے اس کو ڈانٹ

دیا تو وہ اپنے مجلس کے لوگوں کی دھمکی دی۔ آپ نے کہا

آپ نماز پڑھ رہے تھے تو اس سے (نعوذ باللہ) آپ کی گردن

توڑ پٹھ جا کر گرا۔ لوگوں نے پوچھا کہ کیا ہوا تو بتایا کہ اگر کا شعل

ہا ٹھڑا کر قریب تھا۔ آپ نے فرمایا اگر میرے قریب

آتا تو فرشتے اس کو جھلس دیتے۔

نوجوان لڑکا ← مسلمان ہوا ← امیر مل کامیٹا سے ماں نے

سب بھلے لیا ← آپ کے پاس ب لڑکا ڈاک صلی آیا۔

حضرت بلالؓ کا واقعہ

عقبہ نے آٹ کو نماز کے دوران (نعوذ باللہ) گلا میں کپڑا ڈال کر قتل کرنے کی کوشش کی۔ آپ کو بچانے والے حضرت ابو بکرؓ سامنے آئے۔

حضرت جھنڈہؓ: لونڈی نے آکر بتایا تو اس شخص کو آری سے قتل کر دیا آپ نے ان سے کہا کہ میں تب خوش ہوں گا جب تم گلا پڑھ لو۔ تو یہ مسلمان ہو گئے۔

حضرت عمرؓ اور حضرت جھنڈہؓ دونوں نے اسلام قبول کر لیا۔

⑥ سودے بازی کی ایک اور کوشش:

آپؐ بہت ذہین لوگ ہیں۔ آپؐ کی تعلیم کی وجہ سے یہ کوئی لڑ رہا ہے۔ مکہ کی حکمرانی کے لئے دولت کے لئے تمہارے باقہ برہمنیت لے گئے وغیرہ وغیرہ ۵۔ تو آپؐ نے سورۃ بڑھنی شروع کر دی اور کہا تم اس وقت سے ڈرو جب اللہ تم کو عذاب دے۔ یہ ڈر گیا اور بھاگ کر سزاؤں کے پاس گیا اور بتایا کہ آج محمدؐ کے پاس ایسے الفاظ تھے جس کو میں نے آج تک نہیں سنا۔

جب قریش مکہ کی یہ ساری کوششیں ناکام ہو گئی تو ان کے مسلمانوں پر ظلم و ستم کرنا شروع کر دیا۔ اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے آپؐ کو چچا حضرت ابوطالبؓ نے ابو مطلبؓ اور دیگر خاندان، ہاشمؓ کو آپؐ کی رٹھوالی کرنے کی ذمہ داری سونپی۔

آپؐ کی تعلیمات سے مکہ میں سلام پھیلنے لگا تو قریش والوں نے آپؐ کو اور آپؐ کے خاندان کو ۳ سال مکہ سے نکال دیا۔ ۳ سالوں تک آپؐ نے اور خاندان ہاشمؓ نے سوکھتے رہے، بھڑے وغیرہ سے گھبراہٹ کیا۔ بچے لوگ خاندان ہاشمؓ کو چھپ کر حقوڑا بہت دیتے رہتے تھے۔

جلتے ہوئے - اونٹ اور گائے کی کچی کھال
میں لپیٹ کر اصفیٰ دھوپ میں رکھ دیتے۔

حضرت ارقمؓ کو گھر کو آتے ہی نے محراب کراہت کی تعلیم گاہ بنائی تاکہ
59 چھپ کر اس میں عبادت کر سکیں۔ لیکن جب ظلم حد سے بڑھ گیا تو
ہجرت کا اعلان کر دیا گیا۔

کامیابی کا دار و مدار نیکی اور فلاح و بہبود میں ہے۔
اہل ہجرت : 4 افراد 4 عورتیں (کا لوگ)

مکہ کے لوگ مسلمان ہو گئے (بھوٹی خبر) تو لوگ واپس آ گئے جن
میں کچھ واپس چلے گئے اور کچھ مکہ آ گئے۔ مکہ میں ظلم و ستم حد سے بڑھ گیا
تو آپؐ نے دوبارہ ہجرت کا حکم دیا۔

⑦ آپؐ کے ساتھیوں کو دھمکی :

بہ آپؐ ان کو روک لو یا ہم آپؐ ان
کے اور عمارے راستے سے بٹ جواؤ۔ بچاؤ محبت آپؐ سے آپؐ کا
سادہ دیا ہے آپؐ نے چاند اور سورج والی حدیث کہی

ان کے بدلے میں ولید کا بیٹا لے لو اور ہمیں آپؐ کو دے دے
تم اتنا بڑا سودا کر رہے ہو۔

⑧ آپؐ کو (نحوہ باللہ) قتل کرنے کا ارادہ :

ابو جہل نے اہل ہجرت کی توجہ
اونٹ اس کے اڑے آگیا۔ لوگوں کے بتاؤ پر برو لا : ایک ایسا اونٹ
جو دیکھنے میں عجیب تھا میرے سامنے آگیا۔

حل :

اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ ہر مذہب والوں کو ان کے مذہب کے مطابق زندگی بسر کرے۔ اس وقت پوری دنیا کا نظام "عقل" پر ہے۔ لیکن اس وقت لوگوں کے ہاتھ میں یہ چیز دے دی جس سے معاشرے میں بہت سے بحران پیدا ہو رہے ہیں۔

”اکثر عقل ہارجاتی ہے لیکن جذبات اور احساسات جیت جاتے ہیں۔“

دنیا کے مشہور پروفیسر آر نلڈ نے ٹائن بی کہتے ہیں :

”جو مسائل ہمیں درپیش ہیں وہ اخلاقی مسائل ہیں اور سائنس اخلاق کے دائرے میں کوئی دخل نہیں رکھتی۔ اپنی معاشرتی ہمارتوں کو خدا کے بغیر حل کرنے کے تباہ کن نتائج ہمارے سامنے آ چکے ہیں۔“

قرآن کترہ ہی کیوں؟ بائبل کیوں نہیں؟

دو وجوہات :

① ← ایمانی کتابیں جو آسمان سے آتی ہیں، کا آخری ورژن قرآن پاک ہے۔ اللہ نے اس کتاب کو سب کتابوں کا نمونہ بنا کر بھیجا۔

ارشاد ربانی :

کفار آپ کو اس کتاب (قرآن) میں مٹنے کا کہے گے لیکن آپ نے صرف اللہ کی آخری کتاب قرآن پاک کا ہا من نہیں

آفری کٹری ٹوٹ جائے گی جو نمازی ہوگی۔"

فرانسیس سہا۔

"انسانیت کا احترام اس وقت دلوں سے
مٹ چکے۔ اور درپندگی پر جگہ
بھر چکی ہے۔"

۳) معاشرتی بحران۔

سود سے نہ جوا : آپ کا برا مسئلہ جس نے معاشرے کو تباہی
ٹیکس سے بھی معاشرتی بحران بڑھ رہا ہے۔ یہ امیر اور غریب دونوں
دونوں کو لے پھرتا ہے۔ اسلام میں جب کہ زکوٰۃ امیروں پر
فرض ہے۔ لیکن

۴) معاشرتی بحران :

بنیاد اس معاشرے کی ہے حیاتی کو قرار دے
دیا گیا۔ شراب و غیرہ بھی عام ہو چکا ہے۔ مسلمان نے جبر
سب کو اس سے اپنے نام پر لینے سے منع کیا تو انہوں نے اس کو
سنائی نہیں۔

فرنکس کے پروفیسر :
"ہماری تہذیب کی بنیادیں گر چکی ہیں۔
اس کو بچانے کا ایک ہی طریقہ ہے تو فرد اور عورت کا آزادانہ
اختلاف کو ختم کر دیا جائے۔"

اس پورے نظام کی غلطی صرف تمام لوگوں کے
ہاتھ میں فیصد کی طاقت دینا ہے۔

• دینِ اعتدال •

اسلام انتہا پسندی کو نہیں مانتا -
 ”اہل ایمان! اپنے دین میں انتہا پسندی سے کام نہ لو۔“

اسلام انسانی زندگی کا رہنما:

قرآن پاک میں اخلاقی نظام کا نمونہ اس میں پیش کیا ہے - جس طرح اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھتے ہو ویسے ہی اپنے انسانیت کا بھی -

انسانی حقوق کا تحفظ •

قرآن میں انسان کی عزت و عزت و عیز کی ضمانت دیتا ہے -

غیر مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ •

غیر مسلمانوں کے ساتھ کس طرح کا سلوک کرنا ہے وہ بھی قرآن کریم میں بیان ہے -

اثر انگیز کتاب •

اگر ہم یہ کتاب پہاڑوں پر نازل کرتے تو وہ اس کی ہیبت برداشت نہ کر سکتے مگر بلکہ ریخا رہتا ہو جاتے مگر جنوں نے بھی اس کو سنا تو وہ سن ہو گئے -
 اور جب مسلمانوں کو اس کی آیات سنائی جاتی ہیں تو اس کا ایمان بڑھ جاتا ہے

(۱) مکمل اور جامع کتاب :

پوری کائنات کے لیے جامع کتاب ہے۔
لیکن قرآن پاک 'حدیث' کے بغیر ناممکن ہے۔

قرآن کرم میں دنیا کے ہر مسئلے کا حل ہے۔ آپ کی بھی
پوری زندگی قرآن کرم میں محفوظ ہے۔

قائد اعظم نے ہندو قوم پرست لیڈر گاندھی کے نام خط لکھا :

”قرآن مجید مسلمانوں کا ضابطہ حیات ہے۔ اس میں مزیدی، عجلی
(لوائی، فوج داری وغیرہ کے احکام موجود ہیں۔
یہ قول و فعل اور حرکت کے احکامات کا مجموعہ ہے۔“

ام اعلیٰ اور شاندار تعلیمات :

”اسلام تو سراسر شریعت ہے۔ جس کی کوئی دلیل وہ پیش نہ کر سکا
اور اس نے اسلام کے بارے میں بہت بڑی باتیں کہیں کیوں کہ
اس میں کوئی شر کی بات نہیں ہے۔“

• دین و عقل و فطرت :

انسانی عقل دھوکا کھا سکتی ہے لیکن قرآن کے

احکام نہیں۔

• دین عمل :

کسی انسان کے اعمال کا بوجھ دوسروں پر نہیں ڈالا جائے

گا۔

آپ نے فرمایا : اسلام کے اندر رہائیت کا کوئی رجحان نہیں
ہے۔

دنیا کو بحران سے نکالنے میں قرآن کا کردار

(فکری بحران)

انگریز سکالر نے اپنی معروف کتاب
"عماری زندگی" کا ترجمہ زبردست فتنہ سے گزر رہی ہے۔
جگہ جگہ اس دنیا میں فتنہ پیدا ہو گیا ہے۔

آپ نے فرمایا:

"لوگوں اٹھال میں جلدی کر رہے ہیں اٹھنے والے
پس جیسی اندھیری رات۔ اتنا فتنہ ہو گا کہ ایک شخص جمع مومن
کو گھبراہٹ کو کاٹے۔"

سیاسی بحران:

سیاسی بحران کا شکار ہے۔ اس وقت جمہوری
نظام کی روح لوگوں پر منحصر ہے۔ ۵۹ جماعتیں ہیں اس کو ہر
قسم کی آزادی ہے۔

- اس ملک میں مزبور کا سرمایہ کار اس کو انصاف
نہیں دے رہا۔ اس لیے کسان کا فائدہ
- سسٹم سراسر شر ہے۔ معاشرے میں ہر طرف
برائی ہی برائی ہے۔ اس وجہ سے ملک کو سراسر نقصان
ہی پہنچتا ہے۔

اسی طرح آپ نے فرمایا:

"اہل وقت آئے گا جب
ایک ایک کر کے اسلام کی کڑیاں ٹوٹ جائیں گی تب سارے
مسلمانوں کی کڑی کو پکڑنے لگے اور آخر کار سب سے

نبی کریم ﷺ کے دور میں قرآن کا اہتمام :
مغزنی سکاٹرز ہو گئے کہ :

یہ طرف حفظ پر مشتمل تھا

حفاظت اللہ کے ہاتھ میں

یہ شک ہے کہ یہی اس کی حفاظت کریں گے
درست بقدری : آپؐ ہر ایک ایسی کتاب نازل کریں گے کہ اس کو پانی نہیں
مٹا سکے گا۔

نبی کریم ﷺ کا

رسولؐ کا بازو سینے میں وحی میں آنے والے قرآن اچھی طریق
سے نقش ہو جاتا۔

اے میرے حبیب رسولؐ اپنی زبان کو جلدی جلدی حرکت
دیں یا کمرے کے لیے یہ شک آپؐ کو بڑھانا اور آپؐ کے سینے میں
حفظ کرنا ہمارا کام ہے۔

ہر سال دور ہوتا :

آپؐ اور حضرت جبرائیلؑ قرآن پاک کا ہر سال دور
کرتے۔ حضرت فاطمہؑ

میرے باپ نے میرے کان میں بچھیلے سے کیا کہ
جبرائیلؑ میرے ساتھ ہر رمضان میں ایک دفعہ دور کرتے تھے لیکن اس
بار جبرائیلؑ نے میرے ساتھ دو دفعہ دور کیا۔ مجھے لگتا ہے کہ میرا اس
دنیا میں رخصت ہونے کا وقت آگیا۔

حضرت فاطمہؑ سے رونا شروع کر دیا ہے آپؐ نے خوشخبری سنائی ہے
جنت کے عورتوں کی سردار۔

تدوین قرآن

موضوع کی اہمیت:

قرآن کو لکھنے کا محفوظ طریقہ نہیں تھا۔ عیسائی سکالرز "The material for History of Committee of Quran" نے اپنی کتاب میں لکھا کہ "ان لوگوں نے قرآن میں اپنی طرف سے آیات کو ڈال دیے۔"

عیسائیت جب مسلمانوں کو شکست دے سکی تو ایک عیسائی اسکالر

ان کے خلاف ان کی کتاب (قرآن) کو ان کے خلاف پھیلایا۔ ان کے ذہن میں یہ ڈالو کہ جو کچھ (قرآن) میں ہے وہ جدید ہیں اور جو جدید ہیں وہ آج کے نہیں کیا۔

حفاظت قرآن کے دو ذرائع:

• حفظ • کتابت
اصل انحصار وہ حفظ پر تھا لیکن ساتھ ساتھ لکھا جاتا۔ وہ حفظ کا کام اتنا ہی رہا، اتنا شاندار تھا کہ اس کو لکھنے کی ضرورت نہ تھی حفظ کو کتابت پر ترجیح دی گئی جو اب سے بڑی حاصل تھی۔
• حفظ فطری طریقہ ہے

• رسول کی زندگی میں ۱۰ ہجری قرآن کو کتاب کی شکل میں لکھا گیا۔
• اس دور میں نشر و اشاعت کرنے کا واحد طریقہ حفظ تھا۔

آج بھی قرآن کو "حفظ" میں ہی

Date: _____

M T W T F S S
□ □ □ □ □ □ □

• بانس پر
• گھوڑے بٹوں پر
• بعض دفعہ کاغذ کے ٹکڑوں پر بھی

صحاب کرام کے ذاتی مصاحف :

خباب بن ارت ← حضرت عمرؓ کی مین
کے شویر ← قرآن پاک کی تلاوت ← حضرت عمرؓ کا اعتراض ← مین کا
ان کا باؤنو یا کمر بندے کی تلقین ← تلاوت سنتے ہی حضرت عمرؓ سے
اسلام قبول کر لیا۔

صحاب کرامؓ کو حفظ کی تعلیم :

لوگوں اس دنیا میں اللہ کی نگاہ میں سب سے اچھا
وہ ہے جو قرآن کو پڑھے ، یاد کرے اور دوسروں تک بھیجے۔

بعض صحابہ کرامؓ نے اپنی زندگیوں کو قرآن کے حفظ اور تعلیم
کے لیے اپنی زندگیوں کو وقف کر دیا۔
مسجد نبویؐ میں حفظ کرتے ہوئے شور مچاتا تو آپؐ نے
اس شور سے منع کیا۔

عربوں کا حفظ بہت تیز تھا۔
صحابیات نے قرآن کو حفظ کیا۔

آپؐ کا دور :
لکھنے کی ضرورت اس کی مزید حفاظت اور احتیاط کے لیے
تھی۔

میری ذمہ داری تھی قرآن پاک کو لکھنے پر جو آپؐ پر نازل
ہوتا۔ جب وحی نازل ہوتی تو میں کسی بھی چیز کا ٹکرا لے کر آتا
میں لکھتا جاتا اور آپؐ لکھاوا درہنہ۔ جب آپؐ فارغ ہو جاتے
تو ہم آپؐ بٹھے کہتے "اقرأ"۔

شروع میں آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو حدیث لکھنے سے منع کر دیا کیونکہ
بعض صحابہ کرامؓ حدیث اور قرآن کی آیات میں فرق نہ کر پاتے تھے۔

جب قرآن کا حصہ نازل ہوتا تو آپؐ کا بین وحی کو بلا
کر قرآن کا وہ حصہ لکھاوا لیتے۔

• بھڑوں پر • بنانوروں کی کھالوں اور شانے کے پٹھوں پر

نقطے اور حرکات :

لکھنے کے لئے نکتے اور حرکات سے خالی قرآن پاک تیار کیا گیا۔ یہ اس لئے کیا گیا تاکہ تمام قرائتیں اس پر آسانی سے آگے تھیں۔

نقلیں :

اس کی ایک سے زیادہ (7) نقلیں تیار کی گئی اور ایک کتاب کی شکل دے دی اور عالم اسلام کے اہم علاقوں میں ایک ایک نسخہ اور ایک صابر قاری بھیجا گیا۔

انفرادی نسخے :

انفرادی نسخے جمع کر کے ان کو تلف کر دیا گیا۔

• بانس پر • کچور کے پتوں پر • بعض دفعہ کانڈ کے ٹکڑوں پر جی

صحاب کرام کے ذاتی مصاحف :

• خباب بن ارت — حضرت عمرؓ کی مین
 کے شوپر — قرآن پاک کی تلاوت — حضرت عمرؓ کا اعتراض — مین کا
 ان کا باؤنو پلو کر شنے کی تلقین — تلاوت سنتے ہی حضرت عمرؓ سے
 اسلام قبول کر لیا۔

خصوصیات :

• نبی کریمؐ کی ترتیب کے مطابق قرآن کے جمع کر کے کانڈ
 پر منتقل کیا گیا۔ لیکن یہ سورہ اللہ اللہ لکھی ہوئی تھی۔

• اس میں ساتوں حروف جمع تھے۔

• صرف وہ آیات درج کی گئیں جن کی تلاوت منسوخ نہیں ہوئی تھی۔

• یہ وہ نسخہ تھا جو یوپی امت کے متفقہ تصدیق سے حکومت
 نے تیار کیا جس کا نام "الأم" کا نام دیا گیا۔

← قرآن کے لکھنے میں کوئی اختلاف نہیں تھا بس ہر مہنے
 میں نوری آ رہا تھا۔ جب قرآن جمع ہوا تو اس میں چند آیات (9 یا 5)
 کو منسوخ کر دیا گیا۔

• جتنی آیات ایم ہیں اعلان کے لئے ویسے ہی احادیث بھی اہم ہیں۔

اسام صاگ^{رحمہ} نے اپنے شاگرد سے کہا:
• ہر انسان کی بات چھوڑی جاسکتی ہے لیکن یہ قبر والی شخصیت (آپ) کے کسی بات کو نہ چھوڑو۔

حدیث بھی وحی ہے۔

یہ بھی آسمان سے ہی نازل ہوئی ہے۔

(1) اے پیغمبر! حضرت جبرائیل^{رحمہ} آپ کے ویسے ہی وحی لے کر آئے ہیں جسے ہم نے بعد میں آنے والے نبیوں کی طرف کی تھی آپ کی طرف دونوں اقسام کی وحی کی گئی تھی لیکن باقی انبیاء کی طرف نہیں۔

کتاب
verbal

(2) اے نبی! آپ جس قبلہ پر پہلے تھے اس کو بھی ہم نے ہی قبلہ بنایا تھا بیت المقدس کی طرف منہ کر کے غار بڑھی وہ بھی 17 مہینے تک مکہ میں رہی (اس بات پر بہت خوش ہوئے۔ لیکن اللہ نے کہا کہ دوسرے قبلہ کی طرف (خانہ کعبہ) غار بڑھنے کا کہا۔

(3) اے نبی! جو کچھ میں آپ نے نہیں گاٹی وہ بھی اللہ کے حکم سے نہیں کیا۔

ہندوؤں کے ایک قبیلے سے جھگڑا اچھٹک ہو گئی تو آپ نے اس قبیلے کے لوگوں کے گھوروں کے درختوں کو کاٹ دیا۔

(4) حضرت جبرائیل^{رحمہ} نے آپ کو خود وضو کا طریق بتایا لیکن قرآن میں 8 سال بعد نازل ہوئی۔ اس سے پہلے وہ طریق آسمان سے آچکا تھا۔

حضرت عثمانؓ کا دور:

فروغ: جب اسلام عرب سے نکل کر عجم (شام و یمن) تک پھیلا تو وہاں علماء نے وہاں جیسے قرآن پڑھایا تو سب لوگوں نے وہی پڑھا۔ مسلمانوں کی صوج جرب وہاں پہنچی تو جس نے جس جگہ میں قرآن پڑھا وہ اٹھی میں پڑھتے - اس لئے لوگوں نے ایک دوسرے کے قرآن کے پڑھنے کے طریقے سے اختلاف کیا - لہذا اس اختلاف سے بچنے کے قرآن حضرت حفصہؓ:

اس سے پہلے قوص، یمن و یثرب اور عیسائیت کی طرح الگ ہو جاوے تو آپ اس کو بچالے - اس لئے قرآن کا ایک نسخہ تیار کر کے سب کو دیں -

حضرت عثمانؓ نے تمام صحابہ کرامؓ سے مشورہ کر کے قرآن کے ایک نسخے کو تمام امت میں بانٹ دیا جائے -

مصاحف صدیقیہ:

یہ ایک سو چودہ حضرت حفصہؓ کے پاس تھے - اس لئے انہوں نے آرام سے حکومت کر رہے تھے۔

کبھی بنائی:

کبھی بنادی گئی جس کے ذریعہ قرآن کی آیات کو یہی سے لکھنے کی بڑی ذمہ داری تھی -
چار ارکان: زید بن ثابتؓ، عبداللہ بن زبیرؓ، سعید بن العاصؓ، عبداللہ بن حارثؓ

اور صدیق کا پر اس سے دیرایا گیا:

قرآن کو کتاب کی شکل میں لانے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور کا پر اس سے دوبارہ دیرایا گیا۔

ate: _____

M T W T F S S
☐ ☐ ☐ ☐ ☐ ☐ ☐

حدیث پر چند اعتراض کا جائزہ :

- حدیث سے یقینی علم حاصل نہیں ہوتا
- ایرانی سازش

حدیث اسلام کا عملی ذریعہ ہے

(سورۃ المائدہ: آیت 23)

قرآن نے چار جانوروں کو حرام کیا اور چار جانور یعنی حلال کر دیے۔

حرام:

ردار، خون، ثور، گاوشت، اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام لے کر کٹی

حلال:

جو پائے جانور (اونٹ، بکری، گائے وغیرہ)

اس طرح دوسرے بھی بہت سے جانور ہیں لیکن وہ حرام ہیں تو اس کی تفصیل کے لیے قرآن اور حدیث کا سہارا لو۔

قرآن، حدیث کی تشریح ہے:

اللہ نے رسولؐ کو اس لیے بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو عملی نمونہ بن کر دکھائے۔

بے شک اللہ نے اپنے مومن بندوں پر احسان کیا کہ ان میں سے ایک نبیؐ کو بھیجا جو اللہ کی آیات کی تلاوت، لوگوں کو سناتا ہے اور اخلاقی گندگی سے پاک کرنے آیا ہے اور کتاب کی تعلیم دینے آیا ہے اور حکمت (سنت) لائی ہے۔ بے شک اس میں پہلے لوگ غمراہی میں تھے۔

◀ وہ شخص آپؐ کو اور ان کے احکام کو متبصانے کا جب وہ

- اللہ سے امید کی امید
- آخرت کے دن کی امید
- اللہ کا ذکر بہت کرتا ہے

زراعة :

زکوٰۃ : کون کون سی چیز کب دینی ہے، کتنی بار دینی ہے، کل مال میں سے کتنی زکوٰۃ دی جائے گی ؟؟
ان تمام سوالات کا جواب قرآن پاک میں تفصیل سے ہے۔ لیکن حدیث میں اس میں تفصیل موجود ہے۔

اسی طرح چوری، غارت مال، عنفیت کو بھی حدیث میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

مال شخصیت :

اس مال کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے نام پر
اٹکایا جائے گا۔ جو مسکینوں، یتیموں و یتیموں میں تقسیم کیا جائے گا
اسی طرح باقی چار حصوں کا لیا بٹو کا اور وہ محاربین میں
لئے تقسیم ہوگا۔ تو اس کا جواب حدیث میں موجود ہے۔

اس لیے حدیث کے بغیر قرآن کو جاننا مشکل ہے بلکہ ناممکن

حدیث کے بغیر قرآن کا معنی

- قرآن کی تفسیر تبدیل ہو جائے گی - اس طرح قرآن کے معنی کے حدیث کو شامل کرنا ضروری ہے۔

نثر اسلوب کے الفاظ :

مغرب اور اسلام کی تہذیب کو ایک وقت میں اکٹھا کرنا ناممکن ہے۔۔۔۔۔ کہ وہ غارت اس طرح بکھر جائے جسے کاغذ کا کھروندا

• قرآن: اسلام کا پہلا ذریعہ ہے جبکہ حدیث: دوسرا ہے۔

حدیث بطور اسلامی آئین :

حدیث اسلامی آئین کا مستقل ذریعہ ہے۔

یہ صرف تشریح نہیں ہے قرآن کی - بلکہ حدیث میں ایسے بہت سے احکامات ہیں جو قرآن پاک میں موجود نہیں ہیں۔

حدیث بھی وحی ہے - اس لیے قرآن پاک میں 60 دفعہ سے

زائد اپنے ساتھ اپنے محبوب رسولؐ کی اطاعت کا بھی حکم دیا۔
قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

”اراعوا ما آتاكم الله في كتابه“

”کی اطاعت کرو اور اپنے حکمرانوں کی بھی۔“

اس آیت میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت مستقل ہے جبکہ حکمرانوں کی اطاعت شرتک ہے جب وہ اللہ اور رسولؐ کی نافرمانی نہیں کرتے اور اطاعت کرتا ہے۔

اگر تمہارا آپس میں جھگڑا ہو جاتے تو قرآن اور حدیث کا پیارا لہجہ اور اگر تم اللہ اور آخرت کے لیے برائے ہو تو یقیناً تم ایسا ہی کرو گے۔ اس کا نتیجہ بھی بہت اچھا ہو گا اور معاشرے میں امن و سکون پیدا ہو گا۔

سورۃ الاحزاب کی پہلی آیت اور مسلمان مرد اور مسلمان عورت کا اللہ اور رسولؐ کا بتایا ہوا طریقہ پر عمل پیرا کرے اور دوسروں کو بھی اس کا درس دے۔

سورۃ المائدہ : اے میرے حبیب! مجھے تمہارے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ یہ آپؐ کو حاکم نہ مان لے اپنے بائیں جھگڑوں میں - ہر پہلے اپنے دل میں جو فیصلہ آپؐ نے کر دیا اس میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں بلکہ اس کو خوشی سے مان لے۔